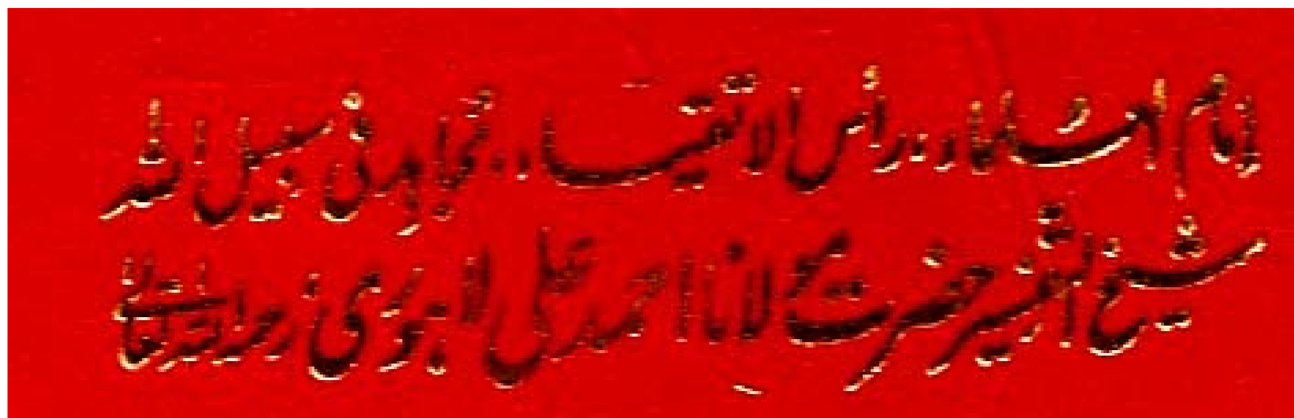
Maktaba al-Ashrafia
http://alashrafia.com



۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۷ء — شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ — ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۲ء

- پیدائش ۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۴ھ بروز جمعہ بمقام قصبہ جلال متصل گکھڑ گوجرانوالہ
- ابتدائی تعلیم: قرآن عزیز گھر پر والدہ محترمہ سے پڑھا پھر اپنے قصبہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع سعدآباد نامی قصبہ میں سکول داخل کر دیے گئے اور جب والدین "باہو چک" آ گئے تو تعلیم قصبہ تلونڈی کھجور والی کے سکول میں شروع کروادی۔ بعدازاں مولانا عبدالحق صاحب مرحوم خطیب گوجرانوالہ کے یہاں داخل کیے گئے۔ جہاں فارسی اور ابتدائی عربی تعلیم حاصل کی۔
- خوش قسمت والدین نے پیدائش سے قبل آپ کو دین اسلام کے لیے وقف کر رکھا تھا دارالعلوم دیوبند سے مولانا عبیداللہ سندھی رح تکمیل کر کے آئے تو تعلیم و تربیت کے لیے ان کے سپرد کر دیا۔
- حضرت سندھی رح نے اپنے گھر (سیالکوٹ) سے سندھ جاتے ہوئے دین پور شریف چند دن قیام کیا تو آپ ہمراہ تھے اس وقت آپ کی عمر محض آٹھ سال تھی لیکن حضرت دینپوری قدس سرہ نے از خود بیعت فرمالیا (سنہ ۱۸۹۵ء)
- اس کے بعد حضرت سندھی رح کے ہمراہ امروٹ شریف قیام رہا، وہیں مولانا سندھی رح سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔
- سنہ ۱۳۱۹ھ میں مولانا سندھی رح نے گوٹھ پیر جھنڈا سندھ میں "مدرسہ دارالرشاد" کی بنیاد رکھی تو آپ کو یہیں بلا لیا۔ یہیں تکمیل علم ہوئی، یہیں دستار بندی ہوئی، دستار بندی کرانے والے مشہور محدث شیخ حسین ابن محسن انصاری یمنی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ (سنہ ۱۳۲۶ھ)
- اس کے بعد اسی مدرسہ میں پڑھانا شروع کر دیا۔
- یہیں پہلی شادی مولانا سندھی رح کی صاحبزادی صاحبہ سے ہوئی، سال بعد حسن نامی بچہ پیدا ہوا لیکن سات دن بعد بچہ انتقال کر گیا اور دوسرے دن آپ کی اہلیہ بھی انتقال کر گئیں۔
- سنہ ۱۳۳۰ھ میں دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں حضرت شیخ الہند قدس سرہ نے آپ کا دوسرا نکاح مولانا ابو محمد احمد چکوالی قدس سرہ کی صاحبزادی سے کیا۔
- سنہ ۱۹۰۹ء میں مولانا سندھی رح نے دیوبند جا کر حضرت شیخ الہند قدس سرہ کے حکم سے جمعیۃ الانصار بنائی، ساتھ ہی نظارۃ المعارف القرآنیہ" کی داغ بیل ڈالی۔ اس عرصہ میں گوٹھ پیر جھنڈا کے مدرسہ کے منتظم حضرت لاہوری تھے۔
- بعد میں حضرت سندھی رح کے حکم سے نواب شاہ میں مدرسہ بنایا۔
- اور جب نظارۃ المعارف القرآنیہ دیوبند سے دہلی منتقل ہوا تو حضرت شیخ الہند رح کے ایماء پر مولانا سندھی رح نے آپ کو دہلی بلالیا۔
- دہلی قیام کے زمانہ میں مولانا سندھی رح کے حکم سے تین حضرات نے آگرہ کا تبلیغی سفر کیا جس میں آپ بھی تھے یہ سفر ہندوؤں کی شدھی تحریک (یعنی مسلمانوں کو مرتد کرنے) کے خلاف انہیں اسلام پر قائم رکھنے کے لئے تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے خوب برکت دی بڑا دینی نفع ہوا اور ہزاروں کا ایمان سلامت رہا۔

○ اسی دوران بعض علی گڑھی حضرات کی خواہش پر مولانا سندھیؒ نے آپ کو علی گڑھ بھیج دیا لیکن صرف ایک ماہ قیام رہا۔

○ اس پورے عرصہ میں امروٹ شریف اور دین پور شریف کی حاضری رہی اور تکمیل اسباق کے بعد حضرت امروٹیؒ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ بعد میں حضرت دین پوریؒ نے بھی اجازت سے نوازا اور بقول حضرت مولانا عبدالہادیؒ ہمارے بڑے حضرت نے صرف آپ کو ہی مجاز قرار دیا تھا۔

○ ۱۹۱۵ء میں حضرت شیخ الہندؒ نے مولانا سندھیؒ کو کابل بھیجا تو دہلی کا سارا نظام آپ کے سپرد تھا۔

○ تحریک ریشمی رومال کے انکشاف کے بعد سب حضرات کے ساتھ آپ بھی گرفتار ہوگئے۔ اس گرفتاری کے دوران تفسیر قرآن کے اہم مسودات پولیس نے اپنے قبضے میں لے لیے جس میں آپکی سندات تک تھیں۔

○ دہلی سے گرفتار کرکے آپ کو کچھ عرصہ دہلی حوالات میں رکھا پھر شملہ لایا گیا۔ شملہ سے لاہور لایا گیا اور تھانہ نولکھا کی حوالات میں رکھا گیا یہاں سے جالندھر لے جایا گیا اور کچھ دن وہاں رکھ کر راہوں (جالندھر) میں نظر بند کر دیا۔

○ رہائی کے بعد آپ کو لاہور لایا گیا اور فیصلہ ہوا کہ دو ضامن، ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت دیں تو آپ لاہور رہ سکتے ہیں۔ یہ ضامن آپ کی اہلیہ کے چچازاد مولانا حافظ ضیاء الدین ایم اے فاضل دیوبند تھے جبکہ دوسرے ملک لال خاں صاحب تھے جن کا انتظام حافظ صاحب نے کیا تھا کہ حضرتؒ ان کے سوا کسی کو نہ جانتے تھے۔

○ لاہور آتے ہی درس کی ابتدا کردی کہ استاذ مکرم مولانا سندھیؒ سے وعدہ تھا کہ اشاعتِ قرآن کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ اس درس کا سلسلہ پہلے مختلف مقامات پر رہا۔ بعد میں مسجد لائن سبحان خاں شیرانوالہ میں منتقل ہوگیا اور تادمِ آخر یہیں رہا۔

○ ۱۹۱۷ء میں لاہور پہلی مرتبہ تشریف لائے۔ اس سال حج کا ارادہ کیا۔ حج کے ساتھ ہجرت کا پروگرام تھا لیکن قدرتی اسباب مانع ہوئے۔

○ حج سے واپس آئے تو خلافتی پروگرام کے پیشِ نظر کابل ہجرت کرکے چلے گئے۔ بعد میں مولانا سندھیؒ نے آپ کو واپس لاہور بھیج دیا۔ واپسی پر پھر درس کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ ۱۹۲۲ء میں حکیم فیروزالدین صاحب کی تحریک پر انجمن خدام الدین کی داغ بیل ڈالی گئی اور آپ کو امیر منتخب کیا گیا۔

○ انجمن کے قیام کے بعد دو درس شروع ہوگئے، درسِ عام صبح کی نماز کے بعد، درسِ خاص مغرب کی نماز کے بعد تعلیم یافتہ حضرات کے لیے۔ صبح کا درس تادمِ زیست حضرتؒ نے خود دیا جبکہ دوسرا ۲۵ سال دے کر چھوڑ دیا اور آپ کی جگہ مولانا حبیب اللہ صاحب علیہ الرحمۃ مہاجر حرمین نے شروع کیا اس کے بعد مولانا عبیداللہ انور قدس سرہٗ نے عرصہ تک اسے جاری رکھا

○ حضرت کے انداز تفسیر کے مطابق تحریری کام کی تجویز ۱۹۲۵ء میں ہوئی اور آپ حسب تجویز "واہ" تشریف لے گئے جہاں یہ کام مکمل ہوا اور ۱۹۲۷ء میں وہ مترجم ومحشی قرآن شائع ہوگیا۔

○ ۱۹۲۴ء میں انجمن کی نگرانی میں مدرسہ قاسم العلوم جاری ہوا۔ اس مدرسہ میں سالانہ نصاب کے علاوہ تفسیر کا سہ ماہی نصاب بھی شامل تھا۔ اسی سہ ماہی کورس کے لیے حضرت مدنیؒ طلباء کو ترغیب دیتے تھے جبکہ بڑے بڑے علماء سفارشی خطوط دے کر طلباء کو لاہور بھیجتے۔

○ قاسم العلوم کی ذاتی عمارت ۱۹۳۴ء میں بنی مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے افتتاح کیا۔ اس سے پہلے عمارت کرایہ کی تھی اس مدرسہ کے شعبہ جات درسِ نظامی، دورہ تفسیر اور شعبہ حفظ وناظرہ میں شامل تھے ابتداء میں صنعتی شعبہ بھی تھا لیکن بعد میں وہ بند کر دیا گیا۔

- ۱۹۴۵ء میں مدرسۃ البنات بنایا جس میں ضروری تعلیم کے علاوہ امورِ خانہ داری کی مثالی تعلیم کا اہتمام ہے۔
- ۱۳۳۵ھ میں شعبہ نشر و اشاعت قائم کیا گیا۔ اس شعبہ نے ۴۴ رسائل کا سیٹ شائع کیا یہ رسائل اب تک ۱۵ لاکھ سے زائد تعداد میں مفت تقسیم ہو چکے ہیں جبکہ گیارہ موضوعات پر انگریزی رسائل کی اشاعت کا تخمینہ ۵۰ ہزار سے زائد ہے۔
- ۱۹۵۵ء میں ہفت روزہ خدام الدین کی ابتداء ہوئی جس کا حلقہ ملک سے باہر بھی بہت وسیع ہے اور اس سے خلقِ خدا کو بہت فائدہ ہوا۔
- بیعت کا سلسلہ بڑھ جانے کے بعد آپ نے مدرسہ قاسم العلوم کے زیریں حصہ میں مجلسِ ذکر شروع کر دی۔ نیز آپ زیرِ تربیت خدام سے ہفتہ وار رپورٹ لکھنے کا فرماتے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ کتنی ترقی ہوئی۔
- حضرتؒ کے خلفاء کی تعداد چھبیس ہے۔
- حضرتؒ ابتداء سے ہی انجمنِ حمایتِ اسلام کے رکن تھے۔ پھر ۱۹۳۳ء میں جنرل کونسل کے رکن مقرر ہوئے اور ۱۹۵۰ء میں نائب صدر مقرر ہوئے اور یہ سلسلہ تا زیست رہا۔
- ۱۹۳۱ء میں میکلگن انجینئرنگ کالج کے انگریز پرنسپل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے متعلق بدزبانی پر طلباء کے احتجاج کی آپ نے بھرپور حمایت کی اور ان کا مؤثر طریق سے ساتھ دیا حتیٰ کہ آپ گرفتار ہو گئے بالآخر حکومت کو جھکنا پڑا۔
- اسی سال تحریک کشمیر بپا ہوئی جس کی محرک مجلس احرارِ اسلام تھی۔ جس کا مقصد ڈوگرہ راج سے مسلمانانِ کشمیر کی گلوخلاصی تھی۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس مجلس احرار اسلام کے مرکزی قائدین میں شامل تھے ۲۲ جولائی ۱۹۳۱ء کے اجلاس احرار میں (جو فیصلہ کن اجلاس تھا) حضرت شریک تھے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو تحریک کا آغاز ہوا جس میں چوتھے ڈکٹیٹر حضرت لاہوری تھے ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء کو رات دو بجے آپ کو اپنے گھر سے گرفتار کیا گیا۔ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ باقی رفقا گرامی کے ساتھ ملتان جیل میں نظربند رہے۔ جہاں آپ کے درس قرآن کا خوب چرچا رہا اور اکابر علماء و قائدین نے اس سے خوب استفادہ کیا۔
- اس تحریک میں ۵۰ ہزار سے زائد رضا کار گرفتار ہوئے اور کئی ایک شہید۔ بالآخر حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے اور تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ (تفصیلات کاروانِ احرار جلد اول از جانباز مرزا صاحب)
- مودودی صاحب کی تحریک کے متعلق حضرتؒ کے جذبات بڑے شدید تھے اور آپ اس تحریک کو خلقِ خدا کے لیے مضر خیال کرتے چنانچہ اس دیار میں جن بزرگوں کی محنت سے عام طور پر لوگ اس تحریک سے محفوظ رہے ان میں حضرتؒ کا اسمِ گرامی سرِ فہرست ہے۔
- وصال سے ۲۵ دن پہلے ۲۹ جنوری ۱۹۶۲ء کو دیال سنگھ کالج میں فتنہ انکارِ حدیث کے علمبردار پرویز صاحب پر پہلی ضرب آپ ہی نے لگائی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں آپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جیل میں آپ کو نمبر ایک دیا گیا اور بقول حضرت رائے پوریؒ آپ کا تحریک میں شامل ہونا ہی اصل کامیابی تھی۔
- پاکستان بننے سے پہلے آپ جمعیۃ علماء ہند کے سٹیج پر کام کرتے رہے بعد میں خیال فرمایا کہ دیوبند کے دونوں حلقے (پاکستان کا حامی اور مخالف) مل کر کام کریں تاکہ ملک کو صحیح معنی میں اسلامی سٹیٹ بنایا جا سکے اور ابتداءً ایں کوششیں بھی ہوئیں لیکن خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تو اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ملتان میں علماء کا اجتماع بلایا جس کے داعی آپ تھے اور منتظم حضرت مولانا مفتی محمودؒ تھے چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے مؤسسِ ثانی کی حیثیت سے آپ امیر جماعت منتخب ہوئے اور آپ نے اپنی امارت کی شرط کے طور پر مولانا غلام غوث ہزاروی کا نام بطور ناظم عمومی پیش کیا۔ جس کی تمام علماء نے تائید کی۔

- جمعیۃ کی سرگرمیوں کے لیے ۱۹۵۷ء میں ہفت روزہ ترجمانِ اسلام کا اہتمام کرایا جو اب تک جاری ہے۔
- آزاد کشمیر میں مفتیوں کے تقرر اور اس نظام کو بہتر بنانے کے لیے آپ آزاد کشمیر حکومت کی دعوت پر وہاں گئے اور بھرپور کام کیا۔
- ایوبی مارشل لاء کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا کام نظام العلماء کے نام سے ہوتا رہا اور آپ اس کے سربراہ تھے۔
- اسی دورِ جبر میں عائلی قوانین کے خلاف آپ کی قیادت میں منظم جدوجہد ہوئی آپ کو بھی لاہور حدود میں کئی ماہ کے لیے نظر بند کیا گیا۔
- علم و عمل کا یہ عظیم پیکر، معرفت و روحانیت کا بحرِ ذخار، تحریکِ حریت کا قافلہ سالار ۲۳ فروری ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ۹ بجے شب اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا اور لطف یہ کہ مالک کا بلاوا اس وقت آیا جب نماز عشاء پڑھ رہے تھے اور سر سجدہ میں تھا۔ اس دن رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ تھی۔
- اگلے دن حضرت مولانا عبید اللہ انور نے عظیم باپ کی وصیت و نصیحت کے مطابق درس دیا اور قرآن کھلتے ہی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ پر نظر پڑی۔ ابھی حضرت کی تدفین عمل میں نہیں آئی تھی، لیکن حکم تھا اس لیے اس حال میں بھی درس دیا۔
- جنازہ اگلے دن مولانا انور نے پڑھایا۔ دو لاکھ کے لگ بھگ افراد نے جنازہ پڑھا۔ مولانا انور مولانا حافظ حمید اللہ صاحب مرحوم اور دوسرے حضرات نے قبر میں اتارا۔ قبر کی تیاری کے بعد آخری دعا حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی زید مجدھم نے فرمائی۔
- اولاد میں حضرت حافظ حبیب اللہ صاحب فاضل دیوبند مہاجر مکہ و مدینہ سالہا سال حرمین شریفین میں اپنے اسلاف کے طرز پر درس دیتے رہے، اب انتقال فرما چکے ہیں۔
- منجھلے صاحبزادے ہمارے مخدوم و مکرم مولانا عبید اللہ انور ہیں جو آپ کے علمی، عملی، روحانی اور سیاسی جانشین ہیں۔ ۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء کو بعد نماز فجر حضرت مولانا عبد الہادی صاحب دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مولانا عبید اللہ انور کی دستار بندی کرائی۔ مولانا حافظ حمید اللہ صاحبؒ چھوٹے صاحبزادے، عالم، فاضل، تقویٰ و طہارت کی مجسم تصویر، انتقال فرما چکے ہیں۔ مولانا انور سے بڑے ایک صاحبزادے تھے۔ اُن کا نام بھی عبید اللہ تھا۔ وہ بھی انتقال کر گئے جبکہ پہلی اہلیہ کے بچے حسن تھے جو فوت ہو گئے پانچ صاحبزادیاں تھیں علاوہ ازیں مدرسہ قاسم العلوم، مدرسۃ البنات، چھ مساجد، رسالہ خدام الدین، ساٹھ کے قریب مطبوعات، ترجمہ قرآن لفظی مع تفسیر و حاشیہ جسے تمام مکاتبِ فکر کے علمائے نے پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا، پندرہ روزہ "اسلام" انگریزی جاری کیا جو عرصہ تک تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرتا رہا۔ ہفت روزہ ترجمانِ اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کی موجودہ تنظیم بھی حضرت کی باقیات میں سے ہے۔ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ وتغمدہ اللہ بغفرانہ

اولیاء کرام میں مقام

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ علیحدگی میں مجھ سے فرمایا کہ مسجد نبوی میں ایک بار بہت سے اولیاء کرام جمع تھے میں بھی ان میں جا بیٹھا ایک آدمی عطر لگانے کیلئے آیا سب کو جلدی جلدی عطر لگا کر میرے پاس پہنچا اور عطر لگانے میں بہت دیر کی کبھی ایک جگہ لگاتا کبھی دوسری جگہ میں سمجھا کہ یہ بس صرف میرے عطر ملنے کیلئے ہی آیا ہے اور احقر نے یہ سمجھا کہ حضرت قدس سرہ اولیاء کرام میں تھے ہی ان کے سردار' اسی لئے وہ شخص صرف حضرت سے ملنے آیا اور اسی لئے اس نے زیادہ وقت حضرت کو عطر لگانے میں صرف کیا۔ (ماخوذ از صفحہ ۱۹۵ خدام الدین امام الاولیاء نمبر)

مجازیب سے ملاقات

قاضی مظہر حسین فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت نے فرمایا مدینہ شریف میں اکثر مجازیب جمع ہو جاتے ہیں جب میں مدینہ شریف حاضر ہوتا ہوں تو مجھ سے آ کر ملتے ہیں۔ (ماخذ دو بزرگ صفحہ ۳۸)

مرد حق آگاہ

پروفیسر محمد یوسف سلیم چشتی مشہور شارح اقبالیات فرماتے ہیں ایک دن علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ اپنے خصوصی معتقدین کی جھرمٹ میں تشریف فرما تھے خواجہ نذیر احمد صاحب نے آپ علیہ الرحمۃ سے کسی مرد حق آگاہ اور صاحب باطن کا پتہ پوچھا تاکہ ان سے شرف بیعت حاصل کر سکیں تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی خدمت بابرکت میں حاضری دیجئے ان میں جملہ متعلقہ صفات پائی جاتی ہیں خواجہ نذیر احمد صاحب فرماتے ہین مجھے انشراح اور خوشی ہوئی اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوا اور پھر ہمیشہ کیلئے ان کا ہوگیا (رسالہ خدام الدین کے ابتدائی دور کے منتظم آپ ہی ہیں)۔ (ماخوذ صفحہ ۵۳۴ خدام الدین امام الاولیاء نمبر)

حضرت مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کی نظر میں آپ کا مقام

حضرت مدنی قدس سرہ طلبا کو دورہ حدیث کے اختتام پر نصیحت فرماتے۔

علم کی تحصیل آپ نے آٹھ سال دیوبند میں رہ کر کی لیکن آپ کی تکمیل حضرت مولانا احمد علی لاہوری علیہ الرحمۃ کے دورہ تفسیر سے ہوگی۔ اللہ کا ایک شیر لاہور کے دروازہ شیرانوالہ میں بیٹھا ہوا اللہ اللہ کی ضربوں سے کائنات کا دل مسخر کرنے میں مصروف ہے وہ اللہ کا ایسا مقبول بندہ ہے کہ اس کے درس قرآن میں شمولیت جنت کی ضمانت ہے۔

قاضی عبدالرحمان صاحب اوکاڑوی نے حضرت مدنی قدس سرہ سے بیعت کی درخواست کی تو آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا لاہور میں قطب زمانہ موجود ہیں ان سے بیعت کر لیجئے۔

یہی وجہ تھی کہ حکیم الامت علامہ قاری محمد طیب علیہ الرحمۃ اور علامہ ابوالحسن

علی ندوی مدظلہ العالی مفکر اسلام جیسے اصحاب فکر و نظر آپ کے دورہ تفسیر کی شمولیت سے مستفیض ہوئے اور آسمان فقاہت و روحانیت پر مہرو ماہ بن کر چمکے۔

(ماخوذ از شیخ التفسیر اور ان کے خلفاء صفحہ ۱۵۳ / صفحہ ۳۷۲ خدام الدین امام الاولیاء نمبر)

وراثت نبوی ﷺ

جناب جمیل احمد میواتی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت شیخ المشائخ عبدالقادر رائے پوری نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی بلند سفید عمارت ہے مجھے بتایا گیا کہ سب سے اوپر والی منزل نبی جی ﷺ کا مقام کہلاتی ہے جہاں سے سمندر پار کی روشنی نظر آتی ہے کہ اس سے مراد عالم آخرت ہے 'اس عمارت کی سب سے نچلی منزل میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ درس دے رہے ہیں حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعبیر یوں فرمائی کہ الحمدللہ درس قرآن نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق دیا جارہا ہے اور عنداللہ مقبول ہے۔ ایک اور صاحب نے یوں تعبیر دی کہ نبی ﷺ اور حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ قرب و بعد کا معاملہ نہیں۔ بلکہ بلندی و پستی کا ہے اور کیوں نہ ہو علما انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

اسی دوران حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھے خواب مبشرات کہلاتے ہیں یہ اجزائے نبوت سے ہیں کبھی کوئی خود اپنے بارے میں خواب دیکھتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نیک بندے کو اس کے متعلق خواب میں بشارت عطا فرماتے ہیں۔ (ماخوذ از صفحہ ۱۶ خدام الدین ۲۳ فروری ۶۳ء)

حرم میں ذی مرتبہ ولیوں کا اکرام

حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ جانشین حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خادم کی حیثیت سے بارہا حرمین الشریفین کے سفر کی سعادت حاصل ہوئی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا معمول یہ ہوا کرتا تھا کہ حرمین الشریفین میں روپیہ پانی کی طرح بہاتے اور دل کھول کر راہ خدا میں خرچ کرتے تھے ایک بار حرم میں مجھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ فلاں آدمی کو جاکر اتنی رقم دے آؤ میں صفیں چیرتا ہوا وہاں پہنچا اور چپکے سے مصافحہ کر کے وہ ہدیہ پیش کر دیا نہ ہی میں نے بتایا کہ یہ کس نے بھیجا ہے نہ ہی انہوں نے پوچھا نہ میرے ساتھ ان کی جان پہچان تھی تھوڑی دیر کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہی آدمی اپنی جگہ سے اٹھا اور بغیر کسی سے. پوچھے سیدھا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ریش مبارک پر عطر لگایا اور واپس اپنی جگہ جا بیٹھا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت حرمین الشریفین میں جس قدر اولیا اللہ جمع ہیں ان میں ان کا مقام اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سب سے بلند ہے۔ وہ شخص ترک تھا۔

پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کچھ اور رقم دی اور اشارہ کر کے فرمایا کہ فلاں عورت کو دے آؤ میں نے عرض کیا وہ تو آدمی ہے کیونکہ لباس بھی آدمی کا ہے اور سر پر عمامہ بھی ہے فرمایا تم جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو۔ وہ عورت ہے میں نے تعمیل ارشاد کی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ ولیہ اس ترک کے بعد دوسرے درجہ پر ہے۔ (ماخوذ از صفحہ ۱۵ خدام الدین ۴ جولائی ۹۷ء خدام الدین ۲۸ مئی ۷۱ء)

آپ ﷫ کی دستار مبارک سر پر رکھنے سے عجیب حالات

سبحان اللہ! یہ اللہ والے بھی عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ انسان کو اس کے اصلی روپ میں دیکھتے ہیں۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ ابوالحسن نوری ﷫ اپنے مریدوں کے اسرار سے نور حق کے ذریعے واقف ہوجاتے تھے۔ اسی لئے حضرت جنید بغدادی ﷫ انہیں "جاسوس القلب" کہا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ کیسے حاصل کیا جائے۔ اس کیلئے یقیناً بہت محنت کرنی پڑتی ہوگی۔ حجۃ الاسلام امام غزالی ﷫ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ:

"اس منزل کا راستہ یہ ہے کہ پہلے مجاہدہ کرے۔ صفات مذمومہ کو مٹائے تمام تعلقات کو توڑ ڈالے اور پوری طرح اللہ کی ذات کی طرف متوجہ ہوجائے۔ جب یہ سعادت حاصل ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل کا متولی بن جاتا ہے اور علم کے انوار سے اس کو منور کرنے کا ذمہ لے لیتا ہے"۔

حضرت لاہوری ﷫ نے اسی حقیقت کو سیدھے سادے لفظوں میں یوں بیان کیا ہے:

"قرآن مجید کا خلاصہ یہ ہے کہ بندے سے توڑ اور خدا سے جوڑ"

غلہ منڈی خانیوال کی مسجد کے پیش امام محمد سلیمان صاحب حضرت لاہوری ﷫ کے شاگرد رشید اور پسندیدہ مریدوں میں سے تھے محترم صدیقی صاحب (جو حضرت تھانوی ﷫ کی پڑنواسی کے میاں اور کچھ دنوں خانیوال میں بینک آفیسر رہے) نے جناب ایم اے تاجی صاحب کو ان کا یہ واقعہ دیا۔

یہ محیرالعقل واقعہ مولانا سلیمان نے صدیقی صاحب کو سنایا۔

"میں اپنا بیشتر وقت حضرت لاہوری ﷫ کے ساتھ گزارتا تھا۔ خاموشی سے ان کی خدمت کرتا تھا۔ ایک دن شام کو ہم مسجد میں بیٹھے تھے۔ حضرت ﷫ کافی

دیر بعد اٹھے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ وضو تازہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی پگڑی اتار کر میرے نزدیک صف پر رکھ دی اور خود وضو کرنے تشریف لے گئے۔ میں خاموشی سے حضرت کو جاتے دیکھتا رہا۔ اچانک میری نظر پگڑی پر پڑی۔ میرے دل میں ایک عجیب خواہش نے جنم لیا کہ میں اس کھدر کی پگڑی کو چھو کر دیکھوں۔ یہ میرے حضرت جی علیہ الرحمۃ کے سر مبارک کی زینت ہے۔ چنانچہ میں آہستہ آہستہ بڑے پیار سے اس پگڑی کو چھوتا رہا۔ اس وقت میں نوجوان تھا ہر بات نئی لگتی تھی۔ نجانے کس خواہش طفلی کے تحت میں نے یونہی بلا ارادہ پگڑی اٹھائی اور اسے' اپنے سر پر رکھ لیا یہ سب کچھ چشم زدن میں ہوگیا۔ جونہی میں نے نظر اٹھائی میں حیران رہ گیا۔ مسجد میں موجود نمازی غائب ہوگئے۔ میرے سامنے اب عجیب و غریب جانور گھوم رہے تھے۔ ان جانوروں میں کتے'' سور' بھیڑیئے اور نجانے کیا کچھ تھے۔ مسجد ایک چھوٹے سے چڑیا گھر میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اللہ اکبر! میں نے گھبرا کر جلدی سے پگڑی سر سے اتاری تو منظر پھر بدل گیا۔ جانوروں کی جگہ دوبارہ آدمیوں نے لے لی۔ جب حضرت جی علیہ الرحمۃ واپس آئے تو میں اپنی جگہ تھر تھر کانپ رہا تھا''۔ (ماخذ صفحہ ۱۸ خدام الدین ۱۱ ر اگست ۱۹۹۵ء)

خواب میں ختم نبوت کے کام کی ہدایت

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری علیہ الرحمۃ نے مظفر نگر (یو پی) کے ایک مولوی صاحب کا ایک خط دکھایا اور فرمانے لگے میں اس کو جانتا بھی نہیں بیچارے کو مولوی انور البتہ کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں پھر حضرت نے خود ہی وہ خط پڑھ کر سنایا جس میں خواب درج تھا کہ ان مولوی صاحب کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی اس طرح کہ ایک جلسہ گاہ ہے صدر مقام پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ ﷺ نے مولوی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ احمد علی کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ختم نبوت کا کام خوب جم کر کرے۔

(راوی جناب جمیل احمد میواتی رح خدام الدین ۲۲ فروری ۶۳ء)

خوف خدا

حضرت مولانا عبیداللہ انور ﷫ نے فرمایا کہ والد صاحب فرمایا کرتے کہ ڈر لگتا ہے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے اس کو راضی کرنے کیلئے دن رات لگے رہتے فرماتے ہر وقت شیطان تاک میں ہے کوئی پتہ نہیں کس وقت شکست دے دے یہ دین جو' ساری زندگی اللہ اللہ کر کے کمایا ہے سارے کا سارا بھسم نہ ہو جائے۔ فرمایا کرتے اللہ تعالیٰ قبر تک ایمان کو ساتھ لے جانے کی توفیق دے یہ سارے اعمال جب کام آئیں گے کہ ایمان پر خاتمہ ہو جائے۔ آپ ﷫ کی عجیب کیفیت تھی کہ کئی کئی روز تک نہ کھانا نہ پینا لیکن رات کو فرماتے بیٹا تم سو جاؤ میرے معمولات پورے نہیں ہوئے دن کو مرد عورتیں ملنے والے پریشان کرتے تھے ادھر درس و تدریس بہت طویل ہوتے تھے معمولات پورے نہ ہو پاتے ساری ساری رات اونگھتے رہتے اور معمولات پورے کرنے کی فکر لگی رہتی ساری ساری رات لیٹتے نہ تھے اس وقت لیٹتے جب معمولات پورے ہو جاتے۔ یہ حال ہے جنہوں نے کبھی صغیرہ گناہ کا تصور بھی نہیں کیا ساری زندگی اللہ اللہ کرتے گزری۔

نزدیکاں   رابیش   بود حیرانی
قرب   شاہاں   آتش   سوزاں   بود

(ماخوذ از صفحہ ۱۸ خدام الدین ۱۶ اگست ۱۹۶۸ء)

نظام الاوقات

ڈاکٹر سید محمد عبداللہ صدر معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوری ﷫ کا نظام الاوقات بہت سے لوگوں کیلئے حیرت انگیز ہو گا وہ تہجد سے فارغ ہو کر نماز صبح کی اذان سے کچھ پہلے مسجد میں آجاتے تھے اور ایک مختصر سی جماعت کو "حجۃ اللہ بالغہ" کا درس دیتے تھے پھر نماز کے بعد درس عام ہوتا تھا جو کم و بیش دو گھنٹہ تک جاری رہتا تھا۔ اس کے بعد صحیح مسلم کا درس ہوتا اس کے بعد دوپہر کے کھانے سے پہلے فارغ التحصیل علماء کیلئے علمی درس ہوتا اور پھر مختصر قیلولے کے بعد یہ درس جاری رہتا نماز عصر کے بعد کالجوں کے طلبا کیلئے درس دیا جاتا۔ شام کے بعد وہ عام ملاقات فرمایا کرتے یا انجمن خدام الدین کے انتظامی امور طے کئے جاتے۔

اللہ اللہ کیا لوگ تھے ان کا سارا وقت اللہ کیلئے وقف تھا انہوں نے اپنے کام کا کبھی کوئی معاوضہ بھی نہیں لیا، فقر و فاقہ میں زندگی گزار دی فرمایا کرتے میری روزی کا بوجھ "ہو الرزاق ذو القوۃ المتین" پر ہے خدا ان کے مرقد کو عنبریں کرے اور ہمیں ان کے فضائل و خصائل سے مستفید ہونے کا موقع دے۔ آمین

(صفحہ ۲۱۹ امام الاولیاء نمبر)

مسلسل مصروفیت نشان ولایت

حضرت اقدس مولانا لاہوری ﷫ کی پوری عمر اور ہر دن کے چوبیس گھنٹے اس طرح بے پناہ مصروفیات میں گزرتے۔ درس و تدریس امامت و خطابت تعلیم و تربیت تصنیف و تالیف انجمن خدام الدین کی امارت تبلیغی پمفلٹوں کی

اشاعت و طباعت ذکر و فکر مساجد کی تولیت قرآن مترجم کی اشاعت مدرستہ البنات کی نگہداشت علما کی ٹریننگ ذاتی مجاہدے و اوراد تربیت اولاد یتیموں و بیواؤں کی دیکھ بھال بیرونی لوگوں سے ملاقات جمیت العلمائے اسلام کی صدارت ختم نبوت کی امارت انفرادی تقاضے جماعتی ضروریات خطوط کے جوابات ذاتی عبادات روزانہ کے عام مشاغل تھے جو کوئی بھی یہ سب دیکھتا بے ساختہ پکار اٹھتا کہ یہ سب کچھ ایک عام آدمی کے بس کا نہیں ایک ولی اللہ ہی اتنا مصروف پروگرام انجام دے سکتا ہے۔ (صفحہ ۲۹، ۴۳ ماخوذ از خدام الدین شیخ التفسیر نمبر ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

جناب ایم اے تاجی فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کیلئے وقت کا (Frame of Reference) کچھ اور ہوتا ہے؟ کیا وہ ہماری Galaxy کے نظام شمس کے اصولوں کے تحت زندگی بسر نہیں کرتے کیونکہ ۶ منٹ اور ۶ گھنٹوں میں تو ایک اور ساٹھ کا تناسب ہے۔ ذرا مولانا احمد علی لاہوری ؒ کی دن بھر کی مصروفیات کے بعد رات کے وظائف پر نظر ڈالئے۔ حضرت جی ؒ مندرجہ ذیل وظائف پڑھا کرتے تھے:

(۱) استغفار ۱۲۵۰۰۰ دفعہ
(۲) یاستار و یا غفار ۱۲۵۰۰۰ دفعہ
(۳) لاالہ الااللہ ۱۲۵۰۰۰ دفعہ
(۴) یارحمان یارحیم ۱۲۵۰۰۰ دفعہ
(۵) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ۱۲۵۰۰۰ دفعہ
(۶) رب اغفرلی وفضلک ۱۲۵۰۰۰

میں نے ان میں سے چند وظائف کو انتہائی برق رفتاری سے پڑھنے کے بعد ان پر صرف ہونے والے وقت کا حساب کیا تو مندرجہ ذیل نتائج سامنے آئے:

نام وظیفہ	عام رفتار	غیر معمولی رفتار	تعداد	اندازا
لاالہ الااللہ	۶۰ دفعہ فی منٹ	۱۰۰ دفعہ فی منٹ	۱۲۵۰۰۰	۲۰ گھنٹے
یاستار یا غفار	۶۰ دفعہ فی منٹ	۱۰۰ دفعہ فی منٹ	۱۲۵۰۰۰	۲۰ گھنٹے
یارحمن یارحیم	۸۰ دفعہ فی منٹ	۱۲۰ دفعہ فی منٹ	۱۲۵۰۰۹	۱۷ گھنٹے
سبحان اللہ وبحمدہ	۹۰ دفعہ فی منٹ	۱۵۰ دفعہ فی منٹ	۱۲۵۰۰۰	۱۳ گھنٹے
استغفار	۵۰ دفعہ فی منٹ	۸۰ دفعہ فی منٹ	۱۲۵۰۰۰	۲۶ گھنٹے

صرف پانچ مختلف وظیفوں کو پڑھنے میں وہ بھی انتہائی تیز رفتاری سے جو

عام آدمی کے بس کی بات نہیں ۹۶ گھنٹے لگتے ہیں جبکہ ہمارے دن رات ۲۴ گھنٹوں پر محیط ہوتے ہیں۔ مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ عموماً عشاء کے بعد گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ نماز تہجد کے بعد حفظ کی ہوئی سورتوں کو دوہراتے تھے۔ نماز فجر کے بعد تفاسیر اور مجموعہ احادیث کا مطالعہ فرماتے تھے۔ ہر روز درس قرآن بھی ہوتا تھا۔ پھر حجرہ میں آنے والے مہمانوں سے ملاقات بھی ہوتی تھی۔ ان تمام معمولات کو بجالانے کے بعد ۹۶ گھنٹوں کے وظائف پورا کرنا اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب وقت کی اکائی ہماری اکائی سے مختلف ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد اہل علم نے ان کے لکھے ہوئے صفحات کو ان کی عمر کے دنوں سے تقسیم کیا تو روزانہ لکھے جانے والے صفحات کی تعداد انسانی ذہن اور انسانی ہاتھوں سے ممکن نہ تھی۔ یہ جبھی ممکن تھا جب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عمر طبعی کے علاوہ اور بھی وقت ہوتا' پس بات پھر وہی آجاتی ہے کہ اہل اللہ کے پاس وقت کے اپنے پیمانے ہوتے ہیں۔ (ہفت روزہ خدام الدین ۱۱ر اگست ۹۵ء)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں آپ روشن ضمیر تھے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے وقتاً فوقتاً اجلاس کی شمولیت نے علامہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے کردار اور سیرت کے مطالعہ کا موقعہ فراہم کیا۔ علامہ مرحوم کا آئینہ دل توحید و رسالت اور مقامات ولایت کا جائزہ لینے کا مافوق الفطرت ملکہ رکھتا تھا۔ ادھر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو خالق کائنات نے ان فطری اور وہبی عطیات سے نوازا تھا کہ آپ عہد حاضر کے بیک وقت مفسر' محدث' فقیہ' مجاہد فی سبیل اللہ' خطیب اور مرشد روشن ضمیر تھے۔

خواجہ نذیر احمد مرحوم نے جو علامہ اقبال مرحوم کے خصوصی حلقہ احباب کے ممتاز ممبر تھے اور ادھر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ پر جان و دل سے فدا تھے۔

ارشاد فرمایا کہ حکومت برطانیہ کے نصف النہار کے موقعہ پر مغربی تہذیب کا عروج اس حد تک بڑھ گیا کہ بڑے بڑے گھرانے اسلامی روایات کو فراموش کر چکے تھے۔ ہائی اسکولز اور کالجز ایسے لوگوں سے آباد تھے، جن کا مذہب اسلام سے صرف پیدائشی اعتبار سے تعلق تھا ورنہ ۹۵ فیصد ان کا معاشرتی اور تمدنی رجحان مغربی تہذیب کے اثرات کو قبول کر چکا تھا۔ نوجوان طبقہ کی شبانہ روز زندگی میں اسلامی اقدار کا ذوق بالکل مفقود ہو رہا تھا۔ لہذا ہم نے اس لادینی کے طوفان سے مسلم قوم کے نونہالوں کو بچانے کی یہ تجویز سوچی کہ چند ماہ میں تمام کالجوں کے مسلمان نوجوانوں سے انفرادی طور پر مل کر ان سے وعدہ لیا جائے کہ وہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہو جائیں، تاکہ ان کے قلوب مغربی زہریلے اثرات سے محفوظ رہیں۔ تقریباً تین ماہ کی جدوجہد سے ایک فہرست تیار کی گئی اور ہم چند احباب علامہ مرحوم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تہذیب نو کے سیلاب کی روک تھام کا مسئلہ زیر بحث رہا اور علامہ مرحوم نہایت دردمندانہ انداز سے شامل گفتگو رہے۔ مگر جب ہم نے اپنی تجویز پیش کی تو آپ نے نوجوانوں سے بیعت لینے سے انکار کر دیا۔ ہم نے ہر لحاظ سے آپ کو مجبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر آپ نے اپنے موقف سے ایک انچ بھی انحراف نہ کیا۔ آخر کار علامہ مرحوم نے فرمایا کہ میں نفس بیعت کا منکر نہیں ہوں۔ بلکہ اس تجویز سے جو جماعت میں پختہ الحاق و تعاون پیدا ہوتا ہے، اس کا بہ دل و جان قائل ہوں، لیکن میں آپ کو اپنے سے بہتر شخصیت کا پتہ دیتا ہوں۔ کیونکہ میں برسوں سے ان کے کردار، عزیمت، للہیت، اخلاص اور مصلحانہ جذبہ کا بغور مطالعہ کر رہا ہوں۔ میری بصیرت کا فیصلہ ہے کہ اس روحانی اور علمی قیادت کی اہلیت حضرت مولانا احمد علی صاحب میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ تمام اہل محفل نے چند ساعت کے بعد اسی فیصلہ پر اتفاق کیا اور اسی بنا پر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عشاء کے بعد گریجویٹ حضرات کیلئے درس قرآن کا کام جاری فرمایا۔

حضرت لاہوری ﷫ نے ایک دفعہ علامہ مرحوم کے متعلق فرمایا کہ جب ہمارے حضرت سید تاج محمود امروٹی ﷫ لاہور تشریف لائے تو آپ کی چار پائی رات کو تالاب کے پاس بچھائی گئی۔ سحری کے وقت جو سب سے پہلے آپ کی چارپائی کے پاس زانوئے ارادت تہہ کئے بیٹھا تھا وہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم تھے۔ باطل کی تمام تر طاقتوں نے بابائے حریت کی پچاس سالہ مجاہدانہ زندگی میں بارہا حملے کئے مگر ہر موقعہ پر منہ کی کھائی۔ ہزاروں جھکڑوں نے اس شمع رشد و ہدایت کے علمبردار کو شکست دینے کی کوشش کی۔ مگر منہاج نبوت پر چلنے والے اس اولوالعزم نے اپنی الہامی قوتوں سے اپنے قافلے کو رواں دواں رکھا۔ اور منزل مقصود تک پہنچاکر ہی دم لیا علامہ اقبال مرحوم نے انجمن حمایت اسلام کے ایک اجلاس میں اس مجاہد کبیر حضرت لاہوری ﷫ کی جبیں موسوی پر نگاہ ڈال کر بے ساختہ فرمایا تھا۔

ہوا ہے گو تندو تیز لیکن چراغ اپنا جلارہا ہے
وہ مرد درویش جس کو بخشے ہیں حق نے انداز خسروانہ

(صفحہ ۵۰۲ کتاب الحسنات)

مولانا سید ابوالحسن ندوی کی زندگی پر اہم اثرات (۱)

ڈاکٹر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی عظیم محقق مشہور زمانہ مایہ ناز ادیب صاحب طرز انشاء پرداز مفکر اسلام نے ماہنامہ الفرقان لکھنؤ شمارہ ۱۰ جلد ۲۹ بابت شوال ۱۳۸۱ھ مطابق اپریل ۱۹۶۲ء میں فرماتے ہیں اسی رمضان ۱۳۸۱ھ میں عالم ربانی حضرت مولانا شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا۔ ان کے متعلق بہت کچھ لکھا جائے گا واقفین حال کی زبان سے بہت سے ایسے حالات و کمالات معلوم ہوں گے جن کی دنیا کو خبر نہیں۔ حضرت اقدس نے باوجود شہرت مرجعیت مقبولیت عام اپنی بعض خصوصیات

(۱) ڈاکٹر مولانا ابوالحسن علی ندوی حضرت لاہوری ﷫ کے خلفائے مجاز میں تیسرے نمبر پر ہیں۔

روحانی کمالات کو ایک طرح سے اخفاو گمنامی میں رکھا ساری عمران کمالات پر پردہ پڑا رہا عام طور پر لوگ ان کو ایک واعظ' خطیب مفسر قرآن کی حیثیت سے جانتے ہیں لیکن ان کے اصلی کمالات اور زندگی کے ان گوشوں کو جاننے والے بہت کم ہیں جن کی وجہ سے وہ سلف صالحین اور علماء ربانین کی آخری یادگاروں میں نظر آتے ہیں ان کے زہد و ورع خلوص و للھیت 'ایثار و قربانی 'استقامت ' حق گوئی و بے باکی کی ان روایات سے پردہ اخفاء ان سے فیض یافتہ مستفید ہونے والے تلامذہ علماء و مشائخ اور عوامی حلقے اٹھائیں گے جن کو پڑھ کر اور سن کر ایک عالم ششدر و حیران رہ جائے گا جس سے ایک نئی ایمانی تازگی اور دینی اعتماد اور طمانیت قلب حاصل ہوگی(۱)۔ (ماخوذ از صفحہ ۱۱۰' ۱۱۱ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء)

آپ کی زندگی کا مبارک دن

حضرت مولانا ابوالحسن ندوی مدظلہ العالی نے ایک کتاب پرانے چراغ لکھی ہے جو مختلف مشائخ' علماء' مبلغین' مصلحین' اساتذہ اور احباب کے متعلق موصوف کے تاثرات پر مشتمل ہے موصوف نے اس میں ایک مقالہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بھی شامل کیا ہے یہ مقالہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی مومنانہ اور مجاہدانہ زندگی کی نہایت، ہی پر کشش اچھوتی تصویر ہے۔ اس مقالہ کی ابتداء میں عنوان مندرجہ بالا کے تحت فرماتے ہیں۔

"میری زندگی میں وہ بڑا مبارک دن اور سعید گھڑی تھی جب مولانا احمد علی لاہوری امیر انجمن خدام الدین لاہور سے نیاز حاصل ہوا۔ میری زندگی کے دو بڑے موڑ ہیں جہاں سے زندگی کا نیا راستہ (جہاں تک خیال ہے بہتر اور

(۱) (۲) یہ حقائق بعد میں بالکل صحیح ثابت ہوئے یہ کتاب ان حقیقتوں کا واضح ثبوت ہے۔

مبارک راستہ) اختیار کیا پہلا موڑ جب مولانا احمد علی لاہوری ﷺ سے تعلق پیدا ہوا اور دوسرا موڑ اس وقت پیش آیا جب خدا نے مولانا محمد الیاس ﷺ کے پاس پہنچایا مولانا احمد علی لاہوری ﷺ سے ملاقات نہ ہوتی تو میری زندگی اچھی یا بری بہرحال موجودہ زندگی سے بہت مختلف ہوتی اور شاید اس میں ادب تاریخ اور تصنیف و تالیف کے علاوہ کوئی اور ذوق رجحان نہ پایا جاتا خدا شناسی اور خدا رسی راہ یابی اور راست روی تو بڑی چیزیں ہیں مولانا کی صحبت میں کم سے کم خدا طلبی کا ذوق خدا کے نام کی حلاوت اور مردانِ خدا کی محبت اپنی کمی اور اصلاح و تکمیل کی ضرورت کا احساس پیدا ہوا اور ہم عامیوں کیلئے یہی بڑی دولت و نعمت ہے بلکہ حقیقت شناسوں کیلئے یہی بڑی دولت ہے۔

(ماخوذ از صفحہ ۷۳ اخدام الدین امام الاولیاء نمبر)

اللہ کا خصوصی انعام۔ نقش پا ابراہیم علیہ السلام سے زم زم پینا

۲۰ جون ۶۸ء کی مجلس ذکر میں حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت اقدس کے پہلے یا دوسرے حج کا واقعہ ہے کہ چاشت کے وقت طواف سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم علیہ السلام پر نوافل ادا کر رہے تھے کہ اسی وقت کسی نے آکر مقام ابراہیم کا تالا کھول کر نقش پا کو کپڑے سے صاف کیا اور زم زم شریف لاکر نقش کے اندر انڈیل دیا۔ اور حضرت اقدس سے کہا کہ یا شیخ اشرب حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام سمجھتے ہوئے فوراً بلی کی طرح اثر قدم پر منہ لگاکر پانی پی لیا حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ خدا معلوم وہ فرشتہ تھا یا جن یا انسان تھا۔ (حوالہ صفحہ ۹ خدام الدین ۲۰ دسمبر ۶۹ء)

روحانی شجرہ طیبہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ قادریہ راشدیہ کے شجرہ طیبہ کے مطابق شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سینتیس ویں نمبر پر ہیں آپ سے اوپر تمام کے تمام اکابرین مسلمہ اور مصدقہ طور پر ولایت کے انتہائی بلند مقام پر فائز ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہردو شیوخ حضرت غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ اور تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے سید العارفین قطب الاقطاب بزم ولایت کے آفتاب و مہتاب ہیں اس طرح سلسلہ راشدیہ نقشبندیہ بھی حضرت محمد بقاء رحمۃ اللہ علیہ کے بعد چھٹے واسطے سے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک ہے ہردو سلسلے کے اکابرین آسمان ولایت کے مہروماہ سے مزین ہیں۔ چونکہ ہردو سلسلہ کے جملہ اکابرین آسمان ولایت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں اس لئے ہردو جانب سے فیض کے زبردست چشموں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مسلسل آبیاری ہو رہی ہے۔

مثل کلمہ طیبہ کشجرۃ طیبہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

شجرہ خاندان عالیہ قادریہ راشدیہ

○ الٰہی بحرمت شمس الضحیٰ نور الہدیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ	مدینہ منورہ
○ الٰہی بحرمت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ	نجف شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	بصرہ
○ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ	بصرہ
○ الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ (۱)	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ	طرطوس
○ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری قرشی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی اول رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت سید صفی الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ	بغداد
○ الٰہی بحرمت حضرت سید ابوالعباس احمد رحمۃ اللہ علیہ	حلب شریف

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو دسواں نام القول الجمیل میں عبدالعزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے اور گیارہواں نام ان کے بیٹے عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہے۔

○ الٰہی بحرمت حضرت سید مسعود علیہ الرحمۃ	حلب شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید علی علیہ الرحمۃ	حلب شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ میر علیہ الرحمۃ	حلب شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین جیلانی حلبی اول علیہ الرحمۃ	حلب شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید محمد غوث گیلانی حلبی اچی علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالقادر ثانی علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالرزاق علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید حامد گنج بخش کلاں علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت عبدالقادر ثالث علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت عبدالقادر رابع علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید حامد گنج بخش ثانی علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت سید شمس الدین ثانی علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید محمد صالح علیہ الرحمۃ	اچ شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالقادر جیلانی خامس علیہ الرحمۃ	پیرکوٹ جھنگ
○ الٰہی بحرمت حضرت سید محمد بقا علیہ الرحمۃ	پیرگوٹھ پگارا
○ الٰہی بحرمت حضرت سید محمد راشد علیہ الرحمۃ	پیرگوٹھ پگارا
○ الٰہی بحرمت حضرت شاہ حسن علیہ الرحمۃ	سوئی شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت شیخ حافظ محمد صدیق علیہ الرحمۃ	بھرچونڈی شریف
○ الٰہی بحرمت حضرت غلام محمد علیہ الرحمۃ حضرت سید تاج محمود علیہ الرحمۃ	دین پور / امروٹ
○ الٰہی بحرمت حضرت مرشدنا مولانا احمد علی لاہوری علیہ الرحمۃ	لاہور

شجرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ راشدیہ

○ محمد رسول اللہ ﷺ
○ امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
○ حضرت خواجہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
○ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
○ امام المومنین شیخ المشائخ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
○ حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت شیخ خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت شیخ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت شیخ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
○ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

○ حضرت خواجہ یعقوب چرخی ؒ
○ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ؒ
○ حضرت مخدوم محمد زاہد ؒ
○ حضرت مولانا درویش محمد ؒ
○ حضرت خواجہ محمد امکنگی ؒ
○ حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ
○ حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی ؒ
○ حضرت شیخ آدم بنوری ؒ
○ حضرت خواجہ شیخ سعدی لاہوری ؒ
○ حضرت خواجہ شیخ حاجی ایوب ؒ
○ حضرت مخدوم جمال اللہ ؒ
○ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ ؒ پیریایو شریف
○ حضرت سید محمد بقاء ؒ درگاہ شریف پیرپگارہ
○ حضرت سید محمد راشد ؒ درگاہ شریف پیرپگارہ
○ حضرت شاہ حسن جیلانی ؒ سوئی شریف
○ حضرت حافظ محمد صدیق ؒ بھرچونڈی شریف
○ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری ؒ حضرت سید تاج محمود امروٹی ؒ
○ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ؒ

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء

۱۔ مولانا الحاج حافظ محمد حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب خلف اکبر	مدینہ منورہ
۲۔ مولانا عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ جانشین سلطان العارفین حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ	خان پور
۳۔ مولانا الحاج ابوالحسن علی ندویؒ مہتمم دارالعلوم	ندوۃ العلماء
۴۔ مولانا الحاج عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد نور	ساہیوال
۵۔ مولانا الحاج بشیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد	پسرور / سیالکوٹ
۶۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ	لاہور
۷۔ مولانا الحاج الحافظ حمید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	لاہور
۸۔ حضرت مولانا محمد شعیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ میاں علی	شیخو پورہ
۹۔ مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ مدینہ	اٹک
۱۰۔ مولانا عرض محمد رحمۃ اللہ علیہ	کوئٹہ
۱۱۔ مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	چوکیرہ سرگودھا
۱۲۔ مولانا محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ تھریچانی سانگھی	سکھر
۱۳۔ مولانا گل محمد صاحب	ایران
۱۴۔ مولانا محمد حسن	خانیوال

۱۵۔ مولانا قاضی عبداللطیفؒ	جہلم
۱۶۔ مولانا غلام رسول	ڈیرہ اسماعیل خان
۱۷۔ قاری عبدالکریم ترکستانی حال	مکہ شریف
۱۸۔ مولوی محمد علی صاحب کھیڑہ گھروٹ	سرگودھا
۱۹۔ مولوی عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ رحیم یار خانی / کورنگی	کراچی
۲۰۔ مولوی احمد شاہ دیوانی	سندھ
۲۱۔ حاجی میر محمد رحمۃ اللہ علیہ چونگل نزد خانپور شکارپور	سندھ
۲۲۔ حضرت الحاج امین الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ	شیخوپورہ
۲۳۔ مولانا غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ	ملتان
۲۴۔ مولوی محمد حسن سندھ	شاہ پور چاکر

حرام حلال کا امتیاز

پروفیسر محمد یوسف سلیم چشتی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بیالیس سال مسلمانان لاہور کو توحید کا پیغام سناتے رہے لاکھوں نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنا دیا اور ہزاروں کو اللہ سے ملایا شرک وبدعت کو صحیح صحیح سمجھا دیا ہزاروں تقریریں کیں لاکھوں پمفلٹ شائع کئے ساری عمر سچ بولا لقمہ حلال کھایا حتیٰ کہ خدام الدین بھی ہمیشہ خرید کر پڑھا علامہ ڈاکٹر اقبال کا مرد مومن اور مرد حر کا مصداق میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پایا آپ رحمۃ اللہ علیہ علامہ ڈاکٹر اقبال کے اس مشہور شعر کے مصداق تھے۔

سر دیں صدق مقال اکل حلال
خلوت وجلوت تماشائے جمال

(صفحہ ۵۲۸ خدام الدین امام الاولیاء نمبر

دودھ میں بدبو آرہی ہے

ایک شخص نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرنی سونگھ کر فرمایا کہ دودھ میں سے خوشبو کی بجائے بدبو آرہی ہے یقیناً دودھ ناجائز طریقہ سے حاصل کیا گیا ہے تحقیق کے بعد حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کا اندیشہ صحیح ثابت ہوا۔

(صفحہ ۵۲۸ خدام الدین امام الاولیاء نمبر)

کشف کے صحیح ہونے کا یقین

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کشف اس قدر صحیح ہوتا تھا کہ آپ بارہا فرمایا کرتے اگر ایک آدمی غسل خانہ میں غسل کر رہا ہو تو میں اس کے بدن کے اترے ہوئے پانی کو دیکھ کر یہ بتا سکتا ہوں کہ یہ غسل کرنے والا مقرب بارگاہ الٰہی ہے یا راندہ درگاہ خداوندی ہے۔

یاد رہے امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سامنے وضو بنانے والے کے گرتے ہوئے پانی سے کشفاً" معلوم فرمالیتے تھے کہ اس کا کونسا گناہ اس پانی میں ڈھل رہا ہے۔ (ماخوذ از صفحہ ۸۸ حضرت لاہوری اور خلفاء صفحہ ۱۸۹ مرد مومن)

داڑھی نہ کٹانے کی ہدایت

پروفیسر محمد یوسف سلیم چشتی فرماتے ہیں کہ حضرت کی قوت قدسی چونکہ شعاع آفتاب مصطفیٰ سے متنیر تھی اس لئے جس کی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر یہ فرمایا "آئندہ مت کٹانا" اس نے ساری عمر نہیں کٹائی۔

کرشن نگر لاہور کے بازار میں میرے ایک خواجہ تاش قمرالدین باربر ہیں۔ جب وہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے تو حضرت نے ان سے کہا "میاں قمر

الدین اب داڑھی مت کٹانا" وہ دن ہے اور آج کا دن! میرے دینی بھائی قمر الدین نے آج تک اپنی داڑھی نہیں تراشی اور چونکہ حضرت نے اپنے ہاتھ سے ان کی چھوٹی سی داڑھی کو مس کر دیا تھا۔ اس لئے ان کی داڑھی بالکل حضرت اقدس ﷺ کی ریش مبارک سے مشابہ ہے۔ جسے شک ہو ان کی دوکان میں آکر دیکھ لے جو قمرالدین دلی میں صرف آٹھویں دن نماز پڑھتا تھا۔ بیعت کے بعد سے اس میں یہ انقلاب عظیم پیدا ہو گیا کہ پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت پڑھتا ہے اور اس نے مجھ سے کہا میری آمدنی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے بھائی قمرالدین کی قسمت پر رشک آتا ہے۔

(ماخوذ از صفحہ نمبر ۵۲۸ خدام الدین امام الاولیاء نمبر)

کشف حالات مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

بروز جمعرات ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء کی مجلس ذکر میں حضرت مولانا محمد اجمل قادری مدظلہ العالی نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ مالی پریشانی میں مبتلا تھے گھر میں روز مرہ اخراجات کے لئے بھی کئی دن سے کچھ نہ دے سکے تھے گھر والوں نے اپنے طور پر دکانداروں سے ادھار سامان لیکر وقت گزاری کا سامان کر لیا تھا اس لئے حضرت مولانا صاحب ذہنی طور سے بے انتہا متاثر تھے ان حالات کو حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے کشفا" محسوس فرمالیا اور کسی جانے والے کے ہاتھ ایک لفافے میں سو روپیہ کا نوٹ رکھ کر بفا ضلع مانسہرہ حضرت ہزار روی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچایا۔ (یہ واقعہ کہیں پڑھا بھی ہے لیکن اب حوالہ یاد نہیں آرہا)

مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا ادراک اور استقبال

حضرت قاری عبدالسمیع صاحب مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

نے فرمایا کہ سید الاحرار مجاہد کبیر شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مفتی محمد شفیع مرحوم سرگودھوی کی دعوت پر گنجیال ضلع خوشاب تشریف لے
جارہے تھے الحمدللہ میں بھی ان کی معیت میں تھا راستے میں حضرت مولانا احمد علی
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قیام کرنا قرار پایا لہٰذا لاہور پہنچ کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور میں
تانگہ میں سوار ہو کر شیرانوالہ پہنچے تانگہ مسجد کے دروازے کے قریب آیا تو میں
نے احتیاطاً عرض کیا کہ شاید حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما ہوں گے جس
پر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے وثوق سے فرمایا نہیں۔ نہیں" مولانا مدرسہ قاسم
العلوم میں ہیں۔ ابھی تانگہ مدرسہ کی جانب آگے بڑھا ہی تھا کہ مدرسہ قاسم العلوم
سے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ عجیب والہانہ انداز میں بڑی تیزی کے ساتھ ننگے سر اور
ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے تانگہ کے پاس پہنچ گئے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا لاہوری
رحمۃ اللہ علیہ کو تانگہ میں سوار ہونے کے لئے کہا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح خادمانہ انداز میں
ننگے سر ننگے پاؤں تانگہ کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے مدرسے تک پہنچے نہایت ادب
واکرام سے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بٹھایا اور فرائض میزبانی انجام دیئے میں دیکھ رہا تھا
کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا رونگٹا رونگٹا فرط مسرت سے دمک رہا تھا اور میں دل
ہی دل میں محو حیرت تھا کہ الٰہی یہ لوگ اپنے اکابر کے اکرام و تعظیم میں کس قدر
دیوانے ہیں۔ (ماخوذ از صفحہ ۵۲۱ کتاب الحسنات)